مطبوعات

اقبال اور قادیانی تالیف: نعیم آسی صاحب۔

شائع کردہ: مسلم اکادمی سیالکوٹ۔

قیمت: ۹/- روپے ۔ صفحات: ۱۸۸

قادیانیت کوئی دینی تحریک نہیں بلکہ اسلام اور ختم المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک سازش ہے جس کا واحد مقصد یہ تھا کہ اسلام میں جو مرکزی حیثیت سرور دو عالم کو حاصل ہے اور جس کی وجہ سے وہ تمام مسلمانوں کے ہادی، مطاع اور ان کی محبت و عقیدت کے واحد مرکز و محور ہیں، اسے ختم کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کو اس مقام پر فائز کر دیا جائے۔ یہ انگریزی استعمار کی بنیادی ضرورت تھی کہ مسلمانوں میں کسی نہایت قابلِ اعتماد اور وفادار شخص کو اس کام پر مامور کیا جائے کہ وہ مذہب کی آڑ میں مسلم عوام کے مذہبی جذبات سے کھیل کر انگریزی حکومت کی بنیادیں مستحکم کرنے میں مدد دے۔ ظاہر بات ہے کہ وہ شخص اس فرض کو اسی صورت میں بخوبی سرانجام دے سکتا تھا جب وہ مسلمانوں کی محبت و عقیدت کے محور کو بدل دے۔ اس مقصد کی تکمیل جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچائے بغیر ممکن نہ تھی چنانچہ مرزا صاحب کو نبوت کے دعویدار کی حیثیت سے انگریز کی چاکری کا فرض انجام دینا پڑا۔ انہوں نے ایک نہایت چالاک دشمن کی طرح اُمتِ مسلمہ پر شبخون مارا، مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے فائدہ اُٹھانے کی خاطر اور اپنے آپ کو خادمِ اسلام ثابت کرنے کی غرض سے پہلے غیر مسلموں سے مناظرے کیے اور جب اس مناظرہ بازی کی وجہ سے کچھ قدم جم گئے تو پھر بڑی عیاری کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کر دیا اور جو لوگ ان کے اس دعوے کو مان کر ان کے ساتھ شامل ہوئے انہیں برطانوی استعمار کی گاڑی میں جوت دیا۔

قادیانیت کے رد میں یوں تو متعدد کتب لکھی جا چکی ہیں لیکن جس بےنظیر منطقی استدلال اور زورِ بیان کے ساتھ علامہ اقبالؒ نے اس کا رَد کیا ہے وہ اِسی نامور مفکر ہی کا حصّہ ہے۔ خصوصاً مسلمانوں کے مغربی تعلیم یافتہ طبقے کو اس دام ہم رنگ زمین سے بچانے کے لیے اس مردِ حق آگاہ نے بیش قیمت خدمت سرانجام دی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبال کی تصریحات کا مرقع ہے۔ ایسے صاحبِ ذوق مؤلف نے بڑے قرینے اور سلیقے کے ساتھ جمع کیا ہے اور ضروری مقامات پہ نہایت قابلِ قدر اضافے بھی شامل کر دیے ہیں۔ اس تالیف میں چند چیزیں بڑی معلومات افزا ہیں۔ مثلاً انگریز حکام کے نام مرزا صاحب کے خطوط کے عکس جن میں انہیں اپنی اور اپنے خاندان کی وفاداری کا یقین دلایا گیا ہے۔ ان خطوط کے مطالعہ سے اس افسوسناک ذہنیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جس کے تحت مرزا صاحب نے انگریز کی غلامی اختیار کی۔ فاضل مرتب نے مرزائیت کے متعلق علامہ اقبالؒ کی ابتدائی زندگی کی چند آرا کا بھی ذکر کیا ہے، اور پھر اُن کی اصل حقیقت بھی شرح و بسط سے بیان کر دی ہے تاکہ قادیانیوں کو علامہ اقبال کی طرف کوئی غلط بات منسوب کرنے کا موقع حاصل نہ ہو سکے۔

ہم اسی ضمن میں فاضل مصنف سے یہ گزارش کریں گے کہ تبصرہ نگار کو نہایت ہی قابلِ وثوق ذریعے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ علامہ صاحب کا اصل انگریزی خطبہ جو اردو میں "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" کے نام سے شائع ہوا ہے اور جس میں مرزائیت کے بارے میں چند تعریفی کلمات موجود ہیں وہ ان کے خاندان کے کسی فرد کے پاس موجود ہے اور اس میں خود علامہ صاحب نے اپنے ان کلمات پر حاشیے لکھے ہیں اگر وہ خطبہ فراہم ہو سکے تو اُسے مع علامہ صاحب کی اپنی توضیحات کے اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے۔ اس سے کتاب کی افادیت میں بہت زیادہ اضافہ ہوگا۔

انسان کامل

تالیف : جناب خالد علوی صاحب

شائع کردہ : یونیورسٹی بک ایجنسی - ۱۹۴ - انارکلی لاہور۔

قیمت : ۳۶/- روپے صفحات : ۶۷۶

حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک تابدار ہیرے کی مانند ہے جو اپنے لاتعداد پہلو رکھتی ہے اور اُن میں سے ہر پہلو اتنا پرکشش اور جاذبِ نظر ہے کہ انسان کی توجہ کسی دوسری طرف مبذول ہو ہی نہیں سکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پہ بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں مگر ان میں سے کسی ایک کتاب کو بھی جامع نہیں کہا جا سکتا اور حقیقت میں اس موضوع پہ کوئی جامع تصنیف تیار بھی نہیں کی جا سکتی۔ سیرت کا ہر جوہری جواہرات کی وسیع و عمیق کان میں سے اپنی ہمت اور ذوق کے مطابق ایک آدھ گوہر تلاش کرنے

کو ہی بڑی کامرانی تصور کرتا ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مسلسل کتابیں لکھی جاتی رہی ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ خدا کے فضل سے جاری رہے گا لیکن ہر لکھنے والا اپنی تصنیف مکمل کر کے اپنے اندر یہی احساس پاتا ہے۔

معلوم شد کہ ہیچ معلوم نیست

"انسان کامل" کے مصنف اس ملک میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس سے پہلے بھی چند قابل قدر کتب لکھ کر علمی حلقوں سے خراجِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب نوجوان مصنف کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گہری محبت وعقیدت کے اظہار کے علاوہ ان کے مطالعہ کی وسعت، مواد کی تلاش میں اُن کی عرق ریزی اور اُن کے ذوقِ تدوین کو بطریقِ احسن ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ حضورؐ کی حیاتِ طیبہ کے سارے معروف گوشے سامنے آجائیں۔ اس تصنیف میں ایک انسان ایک ہی وقت میں حضورؐ کو اپنی مختلف حیثیتوں میں بڑی آسانی کے ساتھ دیکھ سکتا ہے۔ یوں تو اس کتاب کا ہر باب قابلِ ستائش ہے لیکن خاص طور پر مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت جو کچھ لکھا گیا، اس میں بہت سی نئی معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں۔ حضورؐ بحیثیت ذی وقار شہری، بحیثیت افصح العرب خطیب، بحیثیت معلّم انسانیت، بحیثیت کامیاب ترین داعی انقلاب، بحیثیت سپہ سالارِ اعظم، بحیثیت عظیم مدبر و منتظم، بحیثیت بے نظیر مقنّن و منصف۔

ہم اس کتاب کے مطالعہ کی پُرزور سفارش کرتے ہیں۔ کتاب میں کہیں کہیں کتابت و طباعت کی غلطیاں بھی نظر سے گزری ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں انہیں درست کر دیا جائے گا۔ معیارِ طباعت عمدہ ہے۔ البتہ قیمت کچھ زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

کاروانِ حیات | تالیف: نواب مشتاق احمد خان

قیمت: قسم اوّل -/۲۴ روپے۔ قسم دوم -/۲۰ روپے

صفحات: ۳۸۰

زیر تبصرہ کتاب ایک ایسے زیرک اور صاحبِ علم شخص کی زندگی کے تجربات، مشاہدات اور تاثرات کی دلچسپ داستان ہے جس نے خلوص، شرافت اور دیانت کا زادِ سفر لے کر اپنی حیات (باقی دیکھیے صفحہ ۴۱)

اللہ کی سنت یہ قرار دیتا ہے کہ سورج ہمیشہ مشرق سے طلوع ہو یا طلوع ہوتا دکھائی دے لیکن ہوسکتا ہے کہ اللہ کی سنت یہ بھی ہو کہ ایک دن اُس کی گردش اُلٹ دی جاتے یا اسے ختم ہی کر دیا جائے۔ یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ قرآن مجید میں سنت اللہ سے مراد بالعموم طبعی قوانین نہیں بلکہ وہ اخلاقی و معنوی قوانین ہیں جو اقوام عالم اور تہذیب انسانی کے عروج وزوال یا نشوو ارتقاء سے متعلق ہیں اور وہ بھی کوئی ایک ہی لگا بندھا قانون نہیں بلکہ ایک نہایت وسیع، حکیمانہ اور مربوط سلسلۂ قوانین ہے جو حیات انسانی کے مختلف گوشوں میں جاری وساری ہے۔

(بقیہ مطبوعات صفحہ ۸۴ سے آگے)

کے نشیب وفراز طے کیے۔ اُردو ادب میں بکثرت ایسا مواد ملتا ہے جس سے ہمارے قریب کے دور کے شرفا کی عائلی زندگی کا اچھی طرح اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ کتاب ہمارے اس ادبی ورثہ میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے اس میں اُن ساری اقدار کی عکاسی کی گئی ہے جو کبھی ہماری معاشرتی زندگی کا بیش قیمت سرمایہ تھیں اور جن کی وجہ سے ہمارے گھر جنت ارضی کا نقشہ پیش کرتے تھے۔ بزرگوں کا احترام، چھوٹوں سے محبت اور شفقت کا برتاؤ، دوسرے کے جذبات کا احساس اور اُن کے مراتب کا پاس ہماری معاشرتی زندگی کے رہنما اُصول تھے۔ یہ کتاب اُن اُصولوں کے متعدد عملی مظاہر پیش کرتی ہے۔ فاضل مصنّف جو اُردو کے منجھے ہوئے اور کہنہ مشق ادیب ہیں، انہوں نے ان مظاہر کو اس حکیمانہ انداز میں تحریر کے سانچے میں ڈھالا ہے کہ کہیں بھی تعلی کا رنگ نمایاں نہیں ہونے پاتا۔ زبان دلکش اور اسلوبِ نگارش دلچسپ ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے جہاں ذہن کو آسودگی حاصل ہوتی ہے وہاں ریاست حیدر آباد دکن کے بہت سے انتظامی اور سیاسی معاملات بھی کھل کر سامنے آتے ہیں۔